



سوال

(234) مہر میں مبالغہ آرائی کے مشکل مسئلہ کا حل

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مہر میں مبالغہ آرائی ایک معاشرتی مسئلہ ہے لہذا اس کا کوئی نہ کوئی حل ہونا چاہئے آپ کی رائے میں اس سنگین مسئلہ کا کیا حل ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بے شک مہر میں مبالغہ آرائی ایک سنگین معاشرتی مسئلہ ہے۔ حکومت، علماء اور معززین کو باہمی تعاون کے ذریعے اس مسئلے کا حل ڈھونڈنا چاہیے اس کیلئے لوگوں کو بھی یہ نصیحت کی جائے کہ دو مہر میں تخفیف سے کام لیں، تخفیف کے فوائد بھی بیان کریں اور خود اپنا عملی نمونہ بھی پیش کریں تاکہ دوسرے لوگ بھی امرای، علماء اور معززین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس خرابی کو دور کر سکیں۔ حضرت عائشہ سے مروی حدیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کو بھی پانچ سو درہم سے زیادہ مہر نہیں دیا تھا اور آپ کی ذات گرامی ملنے اقوال و اعمال میں ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا ہے:

((خیر الصدق ایسرہ)) (سنن ابی داؤد)

”بہترین مہر وہ ہے جو کم ہو۔“

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

((أبرکن ایسرہن مہورا)) (المعنی عن حمل الأسفار للعراقی)

”زیادہ بابرکت عورتیں وہ ہیں جن کے مہر کم ہوں۔“

ایک صحابی کے پاس مہر ادا کرنے کیلئے جب کوئی مال نہ تھا تو آپ ﷺ نے اس کی شادی ایک عورت سے اس مہر پر کر دی کہ اسے قرآن مجید کی جس قدر سورتیں یاد ہیں وہ اپنی بیوی کو بھی یاد کرادے۔

نبی ﷺ کی احادیث مبارکہ اور سلف صالحین کے آثار اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مہر میں تسلیح سے کام لینا چاہئے اور ولیمہ کی عورتوں میں بھی تکلف سے کام نہیں لینا چاہئے۔



بے شک ان امور میں سبقت کا مظاہرہ نوجوانوں کی جلد شادی کا سبب بنے گا اور اس طرح بہت سے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو عفت و پاک دامنی کی زندگی بسر کرنے کا موقع فراہم ہوگا اور معاشرے کو شیطان کی چالوں اور دسیسہ کاریوں سے محفوظ رکھا جاسکے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :

((یا معشر الشباب، من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فإنه أغض للبصر، وأحصن للفرج، ومن لم یتطع فلیعب بالصوم فإنه له وجاء)) (صحیح البخاری)

”اے گروہ نوجوانان! تم میں سے جس کو شادی کرنے کی استطاعت ہو تو وہ شادی کر لے کہ اس سے نگاہیں نیچی رہیں گی وارشرمگاہ کی حفاظت ہوگی اور جبے استطاعت نہ ہو تو وہ روزہ رکھے روزہ اس کی جنسی خواہش کو ختم کر دے گا۔“

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 3 ص 200

محدث فتویٰ